اربعین فضائلِ اعمال

تالیف: ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ: حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ: شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

قال رسول اللہ ﷺ:
نَضَّرَ اللہُ اِمرأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ
49
سلسلة اربعينات الحديث النبوي
أربعون حديثا
فی فضائل الاعمال
اربعینِ فضائل اعمال
تالیف:
ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی
ترتیب، تخریج واضافہ:
حافظ حامد محمود الخضری
تقریظ
شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ
انصار السنہ پبلیکیشنز۔ لاہور

نام کتاب: **اربعینِ فضائل اعمال**

تألیف: **ابوحمزہ عبدُالخالق صدّیقی**

ترتیب، تخریج واضافہ: **حافظ حامد محمود الخضری**

تقریظ: **شیخ الحدیث عبدُاللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ**

اہتمام: محمد رمضان محمدی، محمد سلیم جلالی

ناشر: ابومومن منصور احمد

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ، 17-اردو بازار لاہور فون: **042-37357587**

Dar-us-Salam

486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217
TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511
E-Mail: darussalamny@hotmail.com
Web Site: www.darussalamny.com

Email:akmian311@gmail.com
Web Site: www.assunnah.live

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ مُحَمَّدًا ﷺ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا، وَّدَاعِیًا إِلَى اللّٰہِ بِإِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا، بَعَثَهٗ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ، وَمُعَلِّمًا لِّلْأُمِّیِّیْنَ، بِلِسَانٍ عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ، فَقَالَ سُبْحَانَهٗ -وَهُوَ أَصْدَقُ الْقَائِلِیْنَ - ﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَکِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ وَ الْحِکْمَةَ ۗ وَ اِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۙ﴾ [الجمعة : 2]۔ وَصَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰى آلِہٖ وَصَحَابَتِہٖ أَجْمَعِیْنَ، وَتَابِعِیْهِمْ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰى یَوْمِ الدِّیْنِ۔ أَمَّا بَعْدُ!

عہد قدیم کے عرب جو دین ابراہیمی کے حامل تھے، وہ شرک و بت پرستی میں بہت آگے نکلے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انہوں نے بہت سے معبود تجویز کر لیے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہ خود ساختہ معبود کائنات کے نظم و انتظام میں اللہ کے ساتھ شریک ہیں اور نفع و نقصان پہنچاتے ہیں، زندہ رکھنے اور مارنے کی ذاتی صلاحیت و قدرت کے مالک ہیں۔ چنانچہ پوری عرب قوم بتوں کی پرستش میں ڈوب چکی تھی، ہر قبیلہ اور علاقہ کا علیحدہ علیحدہ معبود تھا، بلکہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ ہر گھر صنم خانہ تھا۔ حتیٰ کہ خود کعبۃ اللہ کے اندر اور اس کے صحن میں تین سو ساٹھ بت تھے، اس لیے وہ لوگ ایک نبی مرسل کے ذریعہ ہدایت و راہنمائی کے شدید محتاج تھے۔ اس وقت اللہ نے ان پر کرم کیا اور آخر الزمان پیغمبر جناب محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَکِّیْهِمْ

وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴾

[الجمعة : 2]

''اُسی نے اَن پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا ہے، جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں، اور انہیں (کفر و شرک کی آلائشوں سے) پاک کرتے ہیں، اور انہیں قرآن وسنت کی تعلیم دیتے ہیں، بے شک وہ لوگ اُن کی بعثت سے قبل صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔''

سورۃ الشوریٰ میں ارشاد فرمایا:

﴿وَ اِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۙ﴾ [الشوری: 52]

''(اے میرے نبی!) آپ یقیناً لوگوں کو سیدھی راہ دکھاتے ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے منصب رسالت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہر ہر پیغام الٰہی جس پیغام کے پہنچانے کا آپ کو مکلف ٹھہرایا گیا تھا اسے پوری ذمہ داری سے پہنچادیا، اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔

﴿يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ﴾

[المائدة : 67]

''اے رسول! آپ پر آپ کے رب کی جانب سے جو نازل کیا گیا ہے، اسے پہنچا دیجیے، اور اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو گویا آپ نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائے گا، بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔''

علامہ شوکانی رحمہ اللہ اس آیت کے تحت ''فتح القدیر'' میں لکھتے ہیں کہ ''بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ'' کے عموم سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر اللہ عزوجل کی طرف سے

واجب تھا کہ ان پر جو کچھ وحی ہو رہی ہے لوگوں تک بے کم و کاست پہنچائیں، اس میں سے کچھ بھی نہ چھپائیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ کے دین کا کوئی حصہ خفیہ طور پر کسی خاص شخص کو نہیں بتایا جو اوروں کو نہ بتایا ہو۔ انتھی۔ [1]

اسی لیے صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

((مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقَدْ كَذَبَ، وَاللّٰهُ يَقُوْلُ: ﴿يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ...﴾ الآية))

''جو کوئی یہ گمان کرے کہ محمد ﷺ نے وحی کا کوئی حصہ چھپا دیا تھا وہ جھوٹا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اسی آیت کی تلاوت کی۔'' [2]

پس اللہ تعالیٰ کا دین کامل، مکمل اور اکمل ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا امتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر احسان عظیم ہے، انہیں اب نہ کسی دوسرے دین کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی دوسرے نبی کی۔

﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾ [المائدة : 3]

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام کو بحیثیت دین تمہارے لیے پسند کر لیا۔''

امام احمد اور بخاری و مسلم وغیرہم نے طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے امیر المومنین! آپ لوگ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں کہ اگر وہ ہم پر نازل ہوئی ہوتی تو اس دن کو ہم ''یومِ عید'' بنا لیتے۔

---

[1] فتح القدير : 488/1۔

[2] صحيح بخاری، كتاب التفسير، رقم : 4612۔

انہوں نے پوچھا، وہ کون سی آیت ہے؟ یہودی نے کہا: ﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ ـــ الآية ﴾ تو امیر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں اس دن اور اس وقت کو خوب جانتا ہوں جب یہ آیت رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی تھی۔ یہ آیت جمعہ کے دن، عرفہ کی شام میں نازل ہوئی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیے۔ لہٰذا دین کتاب وسنت کا نام ہے۔

﴿ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝ ﴾ [النجم : 3-4]

''اور وہ اپنی خواہش نفس کی پیروی میں بات نہیں کرتے ہیں۔ وہ تو وحی ہوتی ہے جو ان پر اتاری جاتی ہے۔''

سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ﴾ [النساء : 113]

''اور اللہ نے آپ پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیا۔''

صاحب ''فتح البیان'' لکھتے ہیں: یہ آیت کریمہ دلیل بین ہے کہ نبی کریم ﷺ کی سنت وحی ہوتی تھی جو آپ کے دل میں ڈال دی جاتی تھی۔

حدیث نبوی ((تَسْمَعُوْنَ مِنِّيْ وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ وَيُسْمَعُ مِمَّنْ يَسْمَعُ مِنْكُمْ)) میں احادیث کو لکھنے، سیکھنے، سکھانے اور دوسروں تک پہنچانے کی تلقین موجود ہے۔

امام نووی تقریب النواوی میں رقمطراز ہیں:

"عِلْمُ الْحَدِيْثُ مِنْ أَفْضَلِ الْقُرْبِ إِلٰى رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَكَيْفَ لَا يَكُوْنُ؟ هُوَ بَيَانُ طُرْقِ خَيْرِ الْخَلْقِ وَأَكْرَمِ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ"

''رب العالمین کے قریب کرنے والی چیزوں میں سب سے افضل علم حدیث ہے اور یہ کیسے نہ ہو حالانکہ وہ تمام مخلوق میں سے بہترین اور تمام اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے معزز ترین شخصیت کے طریقے بیان کرتا ہے۔''

امام زہری سے امام حاکم نقل فرماتے ہیں:

”إِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ أَدْبُ اللّٰهِ الَّذِيْ أَدَّبَهٗ بِهٖ نَبِيَّهٗ ﷺ وَأَدَّبَ النَّبِيُّ ﷺ أُمَّتَهٗ بِهٖ وَهُوَ أَمَانَةُ اللّٰهِ عَلٰى رَسُوْلِهٖ لِيُؤَدِّيَهٗ عَلٰى مَا أُدِّي إِلَيْهِ“[1]

”یہ علم اللہ تعالیٰ کا وہ ادب ہے جو اس نے اپنے پیغمبر ﷺ کو سکھایا اور انہوں نے یہ اپنی امت کو بتایا تو یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے رسول کے پاس امانت ہے کہ اسے وہ اپنی امت تک پہنچائیں۔“

محدثین اور علم حدیث سے شغف رکھنے والوں کی فضیلت میں یہ ارشاد نبوی بہت بڑی دلیل ہے۔

((نَضَّرَ اللّٰهُ إِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهٗ حَتّٰى يُبَلِّغَهٗ غَيْرَهٗ۔۔۔))[2]

”اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جو ہم سے حدیث سن کر یاد کرلے پھر اور لوگوں کو پہنچادے......۔“

مذکورہ حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے لیے تروتازگی کی دعا فرمائی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مسجد خیف منیٰ میں اپنے آخری حج میں کی ہے۔

اور ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے محدثین کی تعدیل فرمائی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا؟ چنانچہ ارشاد فرمایا:

((يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهٗ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ۔۔۔))

---

[1] معرفة علوم الحديث، ص : 63۔

[2] سنن ترمذی، کتاب العلم، رقم الحديث : 2668، عن زيد بن ثابت۔

''اس علم کو ہر زمانہ کے عادل حاصل کریں گے۔ اس میں زیادتی کرنے والوں کی تحریف و تبدیل اور باطل پسندوں کی حیلہ جوئی کو اور جاہلوں کی بے جا تاویلوں کو دور کرتے رہیں گے۔''

امام علی بن المدینی فرماتے ہیں:

"هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيْثِ۔"[1]

''وہ اہل حدیث ہیں۔''

ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِيْ . قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَنْ خُلَفَائُكَ؟ قَالَ ﷺ: قَالَ ﷺ: اَلَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ يَرْوَنَ أَحَادِيْثِيْ وَسُنَّتِيْ وَيُعَلِّمُوْهَا النَّاسَ۔"[2]

''اے اللہ! میرے خلفاء پر رحم فرما۔ صحابہ نے عرض کیا کہ آپ کے خلفاء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے۔ میری حدیثوں کو روایت کریں گے۔ اور میری سنتوں کی لوگوں کو تعلیم دیں گے۔''

چنانچہ محدثین نے حدیث وسنت کی تدوین وجمع کے لیے اپنی جہدِ مخلصہ بذل کیں۔ حدیث وسنت کی چھان پھٹک کے لیے اصول وضوابط قائم کیے۔ اصول حدیث اور اسماء الرجال کے نام سے بڑی بڑی ضخیم کتب مرتب کیں جو کہ امت محمدیہ ﷺ کا میزہ اور خاصہ ہے۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ فِى الدَّارِيْنِ۔

رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

((مَنْ حَفِظَ عَلٰى أُمَّتِيْ أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا يَنْتَفِعُوْنَ بِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ

---

[1] شرف أصحاب الحديث، ص : 27۔

[2] شرف أصحاب الحديث، ص : 31۔

الْقِيَامَةِ فَقِيْهًا عَالِمًا۔))[1]

''میری امت میں سے جس شخص نے چالیس احادیث جن سے لوگ انتفاع کرتے ہیں، حفظ کرلیں تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے زمرۂ فقہاء وعلماء سے اٹھائے گا۔''

یہ روایت جن متعدد صحابہ سے مروی ہے ان میں علی بن ابی طالب، عبداللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، ابوالدرداء، عبداللہ بن عمر، ابن عباس، انس بن مالک، ابوہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم کے نام شامل ہیں۔

ایک دوسری روایت میں ''فِیْ زُمْرَةِ الْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ'' کے الفاظ مروی ہیں اور ایک روایت میں ''وَكُنْتُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَشَهِيْدًا'' کے الفاظ مروی ہیں اور ابن مسعود کی روایت میں ''قِيْلَ لَهُ ادْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ'' کے الفاظ مروی ہیں۔ جبکہ ابن عمر کی روایت میں ''كُتِبَ فِيْ زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ وَحُشِرَ فِيْ زُمْرَةِ الشُّهَدَاءِ'' کے الفاظ مروی ہیں۔

لیکن یہ روایات عام طور پر ضعیف بلکہ منکر اور موضوع ہیں۔ امام نووی اور حافظ ابن حجر نے تحقیق کرنے کے بعد واضح کیا ہے کہ ان تمام احادیث کی جملہ روایات انتہائی ضعیف اور ناقابل قبول ہیں، اور ان کا ضعف بھی ایسا ہے، جسے تقویت نہیں ہوسکتی۔[2]

مگر محدثین کی حدیث کے ساتھ محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس حدیث کو بنیاد بنا کر ''اَلْأَرْبَعُوْنَ، اَلْأَرْبَعِيْنَاتُ'' کے نام سے کتب مرتب کردیں۔

الأربعون سے مراد حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں کسی ایک باب سے متعلق احادیث یا

---

[1] العلل المتناهية : 111/1۔ المقاصد الحسنة : 411۔

[2] تفصیل کے لیے دیکھیں: المقاصد الحسنة، ص : 411۔ مقدمة الأربعين للنووي، ص : 28۔ 46۔ شعب الإيمان للبيهقي : 271/2، برقم : 1727۔

مختلف ابواب سے یا مختلف اسانید سے چالیس احادیث جمع کی جائیں۔ اس طرح کی تصانیف کا اصل سبب یہی بیان کردہ احادیث ہیں جن میں چالیس احادیث جمع کرنے والے کے لیے بہت فضیلت بیان کی گئی ہے اور اسے بشارت دی گئی ہے۔ اس طرز پر تصنیف کرنے والوں میں اولین کتاب امام عبداللہ بن المبارک (م 181ھ) کی ہے۔ اسی طرح حافظ ابونعیم (م 430ھ)، حافظ ابوبکر آجری (م 360ھ)، حافظ ابواسماعیل عبداللہ بن محمد الہروی (م 481ھ)، ابوعبد الرحمن السلمی (م 412ھ)، حافظ ابوالقاسم علی بن الحسن المعروف ابن عساکر (م 571ھ)، حافظ محمد بن محمد الطائی (م 555ھ) نے "اَلْأَرْبَعِيْنَ فِيْ اِرْشَادِ السَّائِرِيْنَ إِلٰى مَنَازِلِ الْمُتَّقِيْنَ" حافظ عفیف الدین ابوالفرج محمد عبد الرحمن المقری (م 618ھ) نے "أَرْبَعِيْنَ فِي الْجِهَادِ وَالْمُجَاهِدِيْنَ"، حافظ جلال الدین السیوطی (م 911ھ) نے "أَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا فِيْ قَوَاعِدِ الْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ وَفَضَائِلِ الْأَعْمَالِ"، حافظ عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری (م 656ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْأَحْكَامِيَّةِ"، حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی (م 852ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُنْتَقَاةُ مِنْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ" اور ابوالمعالی الفارسی نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُخَرَّجَةُ فِی السُّنَنِ الْكُبْرٰى لِلْبَيْهَقِيِّ" اور حافظ محمد بن عبد الرحمن السخاوی (م 902ھ) نے "اَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا مُنْتَقَاةٌ مِّنْ كِتَابِ الْأَدَبِ الْمُفْرَدِ لِلْبُخَارِيِّ" تحریر کی۔ اربعین میں سب سے زیادہ متداول اربعین نووی ہے۔ اس پر بہت سے علماء کے حواشی، شروحات اور زوائد موجود ہیں۔ اربعین نووی پر ہماری بھی مختصر مگر جامع شرح ہمارے موقّر مجلہ ''دعوت اہل حدیث'' میں چھپ رہی ہے۔

أُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ
لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقُنِيْ صَلَاحًا

ہمارے زیر سایہ ادارہ انصار السنہ پبلیکیشنز کے رئیس اور ہمارے انتہائی قریبی دوست

ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی اور ادارہ کے رفیق سفر اور ہمارے انتہائی قابل اعتماد شخصیت حافظ حامد محمود الخضری، ہمارے ان دونوں بھائیوں کی کئی ایک موضوعات پر کتب اہل علم اور طلباء سے دادِ تحسین وصول کر چکی ہیں۔ اب انہوں نے مختلف موضوعات پر علی منہج المحدثین اَرْبَعِيْنَات جمع کی ہیں۔ "اَلْأَرْبَعُوْنَ فِي فَضَائِلِ الْأَعْمَالِ" زیورِ طباعت سے آراستہ ہو کر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ کام انتہائی مبارک اور نافع ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف، مخرج اور ناشر سب کو اجر جزیل عطا فرمائے اور اس کے نفع کو عام فرما دے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَأَهْلِ طَاعَتِهٖ أَجْمَعِيْنَ .

وکتبه

عبداللہ ناصر رحمانی

سرپرست: ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ، وَنَسْتَعِينُهُ، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَّآ اِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ. اَمَّا بَعْدُ!

اخلاصِ نیت کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝۱۴ ﴾

(المؤمن : 14)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''پس اللہ کو پکارو، اس حال میں کہ دین کو اسی کے لیے خالص کرنے والے ہو، اگر چہ کافر برا مانیں۔''

حدیث 1

((عَنْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِءٍ مَا نَوٰى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا، أَوْ إِلَى امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا، فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ.)) [1]

''اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمارہے تھے کہ تمام اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور عمل کا نتیجہ ہر انسان کو اس کی نیت کے مطابق ہی ملے گا۔ پس جس کی ہجرت دولت دنیا حاصل کرنے کے لیے ہو یا کسی عورت سے شادی کی غرض سے ہو۔ پس اس کی ہجرت ان ہی چیزوں کے لیے ہوگی جن کے حاصل کرنے کی نیت سے اس نے ہجرت کی ہے۔''

[1] صحیح البخاری، کتاب بدء الوحی، رقم : 1.

کلمہ توحید کے فضائل

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَ اَصْلَحُوْا وَ اعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَ اَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ وَ سَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ ﴾ (النساء : 146)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''مگر وہ لوگ جنھوں نے توبہ کی اور اصلاح کر لی اور اللہ کو مضبوطی سے تھام لیا اور اپنا دین اللہ کے لیے خالص کر لیا تو یہ لوگ مومنوں کے ساتھ ہوں گے اور اللہ مومنوں کو جلد ہی بہت بڑا اجر دے گا۔''

حدیث 2

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: يُصَاحُ بِرَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رُؤُوسِ الْخَلَائِقِ، فَيُنْشَرُ لَهُ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ سِجِلًّا، كُلُّ سِجِلٍّ مَدَّ الْبَصَرِ، ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: هَلْ تُنْكِرُ مِنْ هَذَا شَيْئًا؟ فَيَقُولُ: لَا يَا رَبِّ! فَيَقُولُ: أَظَلَمَتْكَ كَتَبَتِي الْحَافِظُونَ؟ فَيَقُولُ: لَا، ثُمَّ يَقُولُ: أَلَكَ عُذْرٌ؟ أَلَكَ حَسَنَةٌ؟ فَيُهَابُ الرَّجُلُ، فَيَقُولُ: لَا، فَيَقُولُ: بَلَى، إِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَاتٍ، وَإِنَّهُ لَا ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ، فَتُخْرَجُ لَهُ بِطَاقَةٌ فِيهَا، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، قَالَ: فَيَقُولُ: يَا رَبِّ! مَا هَذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هَذِهِ السِّجِلَّاتِ؟ فَيَقُولُ: إِنَّكَ لَا تُظْلَمُ. فَتُوضَعُ السِّجِلَّاتُ فِي كَفَّةٍ وَالْبِطَاقَةُ فِي كَفَّةٍ. فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ، وَثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ.)) [1]

---

[1] سنن ابن ماجه، كتاب الزهد، رقم: 4300، المشكاة، رقم: 5559، سلسلة الصحيحه، رقم: 135.

''اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روزِ قیامت اللہ تعالیٰ میری امت کے ایک فرد کو الگ کرے گا۔ اس کے گناہوں کے ننانوے رجسٹر کھول دیئے جائیں گے۔ ہر رجسٹر اتنا بڑا ہو گا جہاں تک انسان کی نگاہ پہنچتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس سے مخاطب ہو گا کہ کیا تو اس میں سے کسی بھی چیز کا انکار کرتا ہے؟ کیا میرے لکھنے والے محافظ فرشتوں نے تجھ پر ظلم کیا ہے؟ وہ عرض کرے گا نہیں اے پروردگار! پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا، تیرے پاس اس کا کوئی عذر ہے؟ وہ کہے گا نہیں اے پروردگار! پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا، ہمارے پاس تیری ایک نیکی ہے آج تجھ پر کچھ ظلم نہ ہو گا۔ پھر کاغذ کا ایک ٹکڑا نکالا جائے گا جس پر کلمہ شہادت لکھا ہو گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میزان کے پاس حاضر ہو جاؤ۔ وہ عرض کرے گا اے اللہ! ان بڑے بڑے رجسٹروں کے مقابلے میں اس کاغذ کے ایک ٹکڑے کا کیا وزن ہو گا؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ آج تجھ پر کوئی ظلم نہیں ہو گا، چنانچہ وہ تمام رجسٹر ایک پلڑے میں رکھے جائیں گے اور وہ پرزہ ایک پلڑے میں رکھا جائے گا۔ وہ تمام رجسٹر اوپر اٹھ جائیں گے اور وہ پرزہ بھاری ثابت ہو گا۔''

سنت زندہ کرنے کا ثواب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝﴾ (آل عمران: 31)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''کہہ دیجیے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمھیں تمھارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بے حد بخشنے والا، نہایت مہربان ہے۔''

حدیث 3

((وَعَـنْ عَـمْـرِو بْـنِ عَـوْفٍ الْمُزَنِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ أَحْيَا سُنَّةً مِنْ سُنَّتِي فَعَمِلَ بِهَا النَّاسُ، كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُصُ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا.)) [1]

''اورحضرت عمرو بن عوف مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میری کوئی سنت زندہ کی اور لوگوں نے اس پر عمل کیا، تو سنت زندہ کرنے والے کو ان تمام لوگوں کے برابر اجر ملے گا جنہوں نے اس پر عمل کیا۔'' [1]

حدیث 4

((وَعَـنْ عَبْدِ اللّٰهِ الصُّنَابِحِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ فَتَمَضْمَضَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ فِيهِ، فَإِذَا اسْتَنْثَرَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ أَنْفِهِ، فَإِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ وَجْهِهِ، حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَشْفَارِ عَيْنَيْهِ، فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ يَدَيْهِ، حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِ يَدَيْهِ، فَإِذَا مَسَحَ بِرَأْسِهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رَأْسِهِ، حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ أُذُنَيْهِ، فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رِجْلَيْهِ، حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِ رِجْلَيْهِ، ثُمَّ كَانَ مَشْيُهُ إِلَى الْمَسْجِدِ وَصَلَاتُهُ نَافِلَةً لَهُ.)) [2]

---

[1] سنن ابن ماجه، مقدمة: باب من احيا سنة قد اميت، رقم: 209۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[2] سنن النسائی: کتاب الطهارة، رقم: 103، صحيح الترغيب، رقم: 185، سنن ابن ماجه، رقم: 282، مستدرك حاكم: 129/1۔ امام حاکم اور محدث البانی نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

''اور حضرت عبداللہ الصنابحی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مومن بندہ وضو کرتا ہے اور کلی کرتا ہے تو اس کے منہ سے گناہ نکل جاتے ہیں، جب ناک جھاڑتا ہے تو اس کے ناک سے گناہ نکل جاتے ہیں، جب اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اس کے چہرے سے گناہ نکل جاتے ہیں حتی کہ اس کی دونوں آنکھوں کی پلکوں کے نیچے سے بھی گناہ نکل جاتے ہیں، جب اپنے ہاتھ دھوتا ہے تو اس کے ہاتھوں سے گناہ نکل جاتے ہیں حتی کہ اس کے دونوں ہاتھوں کے ناخنوں کے نیچے سے بھی گناہ نکل جاتے ہیں، جب اپنے سر کا مسح کرتا ہے تو اس کے سر سے گناہ نکل جاتے ہیں حتی کہ اس کے دونوں کانوں سے بھی نکل جاتے ہیں، جب وہ اپنے دونوں پاؤں دھوتا ہے تو اس کے دونوں پاؤں سے گناہ نکل جاتے ہیں حتی کہ اس کے دونوں پاؤں کے ناخنوں کے نیچے سے بھی گناہ نکل جاتے ہیں۔ پھر (طہارت حاصل کر لینے کے بعد) مسجد کی جانب اس کا چلنا اور اس کا نماز ادا کرنا اس کے لیے زائد ہوتا ہے۔ (یعنی وہ اس وقت گناہوں سے نجات حاصل کر چکا ہوتا ہے اس لیے اب یہ اعمال اس کے لیے محض اجر وثواب میں اضافے اور درجات میں بلندی کا باعث ہوتے ہیں۔''

وضوء کے بعد کلمہ شہادت پڑھنے کی فضیلت

حدیث 5

((وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: أَدْرَكْتُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَائِمًا يُحَدِّثُ النَّاسَ، فَأَدْرَكْتُ مِنْ قَوْلِهِ: مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُبْلِغُ - أَوْ فَيُسْبِغُ - الْوَضُوءَ ثُمَّ يَقُوْلُ: أَشْهَدُ أَنْ لَآ إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُاللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ، إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ

الثَّمَانِيَةُ ، يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَآءَ .))❶

''اور حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال میں پایا کہ آپ کھڑے لوگوں کو یہ حدیث بیان فرما رہے تھے کہ جس نے وضو کیا اور اچھا وضو کیا، پھر کہا: "أَشْهَـدُ أَنْ لَا إِلَـهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَـرِيكَ لَـهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ" تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے کہ وہ جس سے چاہے داخل ہو جائے۔''

مسجد تعمیر کرنے کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ﴾
(التوبة : 18)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ کی مسجدیں تو صرف وہ آباد کرتا ہے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لایا۔''

حدیث 6

((وَعَنْ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ يَـقُولُ عِنْدَ قَوْلِ النَّاسِ فِيهِ حِينَ بَنَى مَسْجِدَ الرَّسُولِ صلی اللہ علیہ وسلم: إِنَّكُمْ أَكْثَرْتُمْ وَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَـقُـولُ: مَـنْ بَنَى مَسْجِدًا ـ قَالَ بُكَيْرٌ: حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ: يَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللّٰهِ ـ بَنَى اللّٰهُ لَهُ مِثْلَهُ فِي الْجَنَّةِ .))❷

''اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ کے لیے مسجد بنائے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس کی مثل جنت

❶ صحيح مسلم، كتاب الطهارة، رقم: 553.
❷ صحيح البخاري، كتاب الصلاة، رقم: 450، صحيح مسلم، رقم: 533۔ سنن الترمذي، رقم: 318.

میں گھر بنائیں گے۔''

نماز کی فضیلت

حدیث 7

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ ذَكَرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا فَقَالَ: مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا ، كَانَتْ لَهُ نُوْرًا ، وَبُرْهَانًا وَنَجَاةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ . وَمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا ، لَمْ تَكُنْ لَهُ نُوْرًا وَلَا بُرْهَانًا وَلَا نَجَاةً ، وَكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَ أُبَيِّ ابْنِ خَلَفٍ .)) [1]

''اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو نماز کی حفاظت کرے گا اس کے لیے یہ روزِ قیامت نور، حجت اور نجات کا ذریعہ ہوگی۔ اور جس نے اس کی حفاظت نہ کی اس کے لیے یہ نہ نور ہوگی، نہ حجت اور نہ نجات کا ذریعہ اور روزِ قیامت اس کا انجام قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔''

نماز میں سورۂ فاتحہ پڑھنے کی فضیلت

حدیث 8

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً لَّمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ ثَلَاثًا ، غَيْرُ تَمَامٍ ، فَقِيلَ لِأَبِي

[1] مسند احمد: 169/2، رقم :6576، سنن دارمی: 390/2، رقم :2721، المشکاۃ، رقم:578۔ احمد شاکر نے اسے ''صحیح الاسناد'' کہا ہے۔

هُرَيْرَةَ: إِنَّا نَكُونُ وَرَآءَ الْإِمَامِ فَقَالَ: اِقْرَأْ بِهَا فِي نَفْسِكَ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: قَسَمْتُ الصَّلٰوةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ، وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ، فَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: حَمِدَنِي عَبْدِي، وَإِذَا قَالَ: الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: أَثْنَى عَلَيَّ عَبْدِي، وَإِذَا قَالَ: مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ، قَالَ: مَجَّدَنِي عَبْدِي، وَقَالَ مَرَّةً: فَوَّضَ إِلَيَّ عَبْدِي، فَإِذَا قَالَ: إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ، قَالَ: هٰذَا بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي، وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ، فَإِذَا قَالَ: اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ، قَالَ: هٰذَا لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ.)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے نماز کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان تقسیم کر دیا ہے اور میں بندے کا سوال پورا کرتا ہوں۔ جب بندہ ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ '' پڑھتا ہے، تو اللہ تعالیٰ جواب میں فرماتے ہیں کہ میرے بندے نے میری حمد بیان کی۔ جب بندہ ''الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ'' پڑھتا ہے، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے بندے نے میری ثنا بیان کی۔ جب بندہ ''مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ'' پڑھتا ہے، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے بندے نے میری تعظیم کی۔ جب بندہ ''إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ'' پڑھتا ہے، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے، اور میرے بندے کے لیے وہ سب ہے جو اس نے مانگا۔ اور جب بندہ ''اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ

صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ" پڑھتا ہے، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ میرے بندے کے لیے خاص ہے اور میرے بندے کے لیے وہ سب ہے جو اس نے مانگا ہے۔"[1]

تشہد کی ایک خاص دعا اور اس کی فضیلت

حدیث 9

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ عَلِيٍّ، أَنَّ مِحْجَنَ بْنَ الْأَدْرَعِ حَدَّثَهُ قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمَسْجِدَ، فَإِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَدْ قَضَى صَلَاتَهُ وَهُوَ يَتَشَهَّدُ وَهُوَ يَقُولُ: اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ يَا أَللّٰهُ، الْأَحَدُ الصَّمَدُ، الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ، أَنْ تَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي، إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ قَالَ: قَدْ غُفِرَ لَهُ، قَدْ غُفِرَ لَهُ، ثَلَاثًا.))[2]

"اور حضرت محجن بن ادرع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے تو ایک آدمی کو تشہد کے آخر میں یہ دعا پڑھتے سنا: "اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ يَا اَللّٰهُ، الْأَحَدُ الصَّمَدُ، الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ، أَنْ تَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي، إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ۔" تو آپ نے اس کے لیے تین مرتبہ فرمایا: یقیناً اسے بخش دیا گیا، یقیناً اسے بخش دیا گیا۔"

---

[1] صحیح مسلم: کتاب الصلاۃ، باب وجوب قراءۃ الفاتحہ فی کل رکعۃ . . .، رقم: 878.

[2] سنن ابوداؤد: کتاب الصلاۃ، باب ما یقول بعد التشہد، رقم: 985۔ سنن النسائی، رقم: 1301۔ مسند احمد (الموسوعۃ الحدیثیۃ): 18974۔ محدث البانی نے اسے "صحیح" کہا ہے۔

معمولی صدقہ کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿مَنْ ذَا الَّذِىْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗۤ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً ؕ وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُۜطُ ۪ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝﴾

(البقرۃ: 245)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''کون ہے وہ جو اللہ کو قرض دے، اچھا قرض، پس وہ اسے اس کے لیے بہت زیادہ گنا بڑھا دے اور اللہ بند کرتا اور کھولتا ہے اور تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔''

حدیث 10

((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ، وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ إِلَّا الطَّيِّبَ، وَإِنَّ اللّٰهَ يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِينِهِ، ثُمَّ يُرَبِّيهَا لِصَاحِبِهِ كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ، حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ.))[1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے پاکیزہ یعنی حلال کمائی سے ایک کھجور کے برابر صدقہ کیا، اور اللہ تعالیٰ صرف پاکیزہ کمائی کے صدقے کو ہی قبول کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے داہنے ہاتھ سے قبول کرتا ہے پھر صدقہ کرنے والے کے فائدے کے لیے اس میں زیادتی کرتا ہے۔ بالکل اسی طرح جیسے کوئی اپنے جانور کے بچے کو کھلا پلا کر

[1] صحیح البخاری، کتاب الزکاۃ، باب الصدقة من کسب طیب، رقم: 1410، صحیح مسلم، رقم: 1014، سنن الترمذی، رقم: 661، سنن ابن ماجه، رقم: 1842، سنن دارمی، رقم: 1675، شرح السنة، رقم: 1632.

بڑھتا ہے حتیٰ کہ اس کا صدقہ پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے۔''

آمدنی کا تیسرا حصہ صدقہ کرنے والے آدمی کی فضیلت

حدیث 11

((وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: بَيْنَا رَجُلٌ بِفَلَاةٍ مِّنَ الْاَرْضِ، فَسَمِعَ صَوْتًا فِیْ سَحَابَةٍ، اسْقِ حَدِيقَةَ فُلَانٍ، فَتَنَحَّى ذٰلِكَ السَّحَابُ، فَافْرَغَ مَائَهٗ فِیْ حَرَّةٍ، فَاِذَا شَرْجَةٌ مِّنْ تِلْكَ الشِّرَاجِ قَدْ اسْتَوْعَبَتْ ذٰلِكَ الْمَآءَ كُلَّهٗ، فَتَتَبَّعَ الْمَآءَ، فَاِذَا رَجُلٌ قَآئِمٌ فِیْ حَدِيقَتِهٖ يُحَوِّلُ الْمَآءَ بِمِسْحَاتِهٖ، فَقَالَ لَهٗ: يَا عَبْدَاللّٰهِ! مَا اسْمُكَ؟ قَالَ: فُلَانٌ لِلاسْمِ الَّذِی سَمِعَ فِی السَّحَابَةِ، فَقَالَ لَهٗ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ! لِمَ تَسْاَلُنِی عَنِ اسْمِی، فَقَالَ: اِنِّی سَمِعْتُ صَوْتًا فِی السَّحَابِ الَّذِی هٰذَا مَآؤُهٗ يَقُولُ: اسْقِ حَدِيقَةَ فُلَانٍ لِاسْمِكَ، فَمَا تَصْنَعُ فِيهَا؟ قَالَ: اَمَّا اِذْ قُلْتَ هٰذَا فَاِنِّی اَنْظُرُ اِلَی مَا يَخْرُجُ مِنْهَا، فَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثِهٖ، وَآكُلُ اَنَا وَعِيَالِی ثُلُثًا، وَاَرُدُّ فِيهَا ثُلُثَهٗ.)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک آدمی چٹیل میدان میں تھا اس نے ایک بادل سے آواز سنی کہ فلاں شخص کے باغ کو پانی پلاؤ۔ چنانچہ بادل اس طرف چلا اور ایک سنگلاخ زمین میں بارش برسی تو سارا پانی ایک نالے میں اکٹھا ہوگیا۔ پھر وہ شخص نالے

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الزھد والرقائق، باب الصدقة علی المسکین، رقم:2984، صحیح ابن حبان، رقم:3355.

کے پیچھے پیچھے چل پڑا۔ بالآخر اس نے دیکھا کہ ایک آدمی باغیچے میں کھڑا ہے اور بیلچے کے ساتھ پانی اِدھر اُدھر تقسیم کر رہا ہے۔ اس نے کہا: اے اللہ کے بندے! تیرا کیا نام ہے؟ اس نے کہا: میرا نام فلاں ہے۔ یہ وہی نام تھا جسے اس نے بادل سے سنا تھا۔ اس نے اس سے دریافت کیا، اے اللہ کے بندے! تو مجھ سے یہ کیوں پوچھ رہا ہے؟ اس نے کہا: میں نے اس بادل سے آواز سنی تھی جس سے یہ پانی برسا ہے کہ فلاں نام کے آدمی کے باغیچے کو پانی سے سیراب کرو۔ (مجھے بتاؤ) تم اس میں کیا کرتے ہو؟ اس نے کہا: جب تم کہتے ہو تو میں بتا ہی دیتا ہوں کہ میں اس کی آمدن کا جائزہ لیتا ہوں، پھر ایک تہائی صدقہ کر دیتا ہوں، ایک تہائی سے میرے اور میرے اہل وعیال کے اخراجات ہوتے ہیں اور بقیہ ایک تہائی اسی باغ میں صرف کر دیتا ہوں۔'' [1]

غلطی سے غیر مستحق کو دیا ہوا صدقہ بھی رائیگاں نہیں جاتا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ مَاۤ اٰتَیْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّیَرْبُوَاۡ فِیْۤ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا یَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَ مَاۤ اٰتَیْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِیْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ﴿۳۹﴾﴾ (الروم: 39)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور جو کوئی سودی قرض تم اس لیے دیتے ہو کہ لوگوں کے اموال میں بڑھ جائے تو وہ اللہ کے ہاں نہیں بڑھتا، اور جو کچھ تم زکوٰۃ سے دیتے ہو، اللہ کے چہرے کا ارادہ کرتے ہو، تو وہی لوگ کئی گنا بڑھانے والے ہیں۔''

حدیث 12

((وَعَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِی يَدِ سَارِقٍ

فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ: تُصُدِّقَ عَلَى سَارِقٍ . فَقَالَ: اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ زَانِيَةٍ، فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ: تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلَى زَانِيَةٍ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، عَلَى زَانِيَةٍ، لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ غَنِيٍّ، فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ: تُصُدِّقَ عَلَى غَنِيٍّ، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى سَارِقٍ، وَعَلَى زَانِيَةٍ، وَعَلَى غَنِيٍّ . فَأُتِيَ فَقِيلَ لَهُ: أَمَّا صَدَقَتُكَ عَلَى سَارِقٍ، فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِهِ، وَأَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا أَنْ تَسْتَعِفَّ عَنْ زِنَاهَا، وَأَمَّا الْغَنِيُّ فَلَعَلَّهُ يَعْتَبِرُ، فَيُنْفِقُ مِمَّا أَعْطَاهُ اللّٰهُ .)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (بنی اسرائیل میں سے) ایک شخص نے کہا، آج رات میں ضرور صدقہ دوں گا چنانچہ وہ اپنا صدقہ لے کر نکلا اور (لاعلمی سے) ایک چور کے ہاتھ میں رکھ دیا۔ صبح ہوئی تو لوگوں نے کہنا شروع کر دیا کہ آج رات کسی نے چور کو صدقہ دے دیا۔ اس شخص نے کہا: اے اللہ! تمام تعریف تیرے لیے ہی ہے، آج رات میں پھر ضرور صدقہ کروں گا، چنانچہ وہ دوبارہ صدقہ لے کر نکلا اور اس مرتبہ ایک فاحشہ کے ہاتھ میں دے آیا۔ جب صبح ہوئی تو پھر لوگوں میں چرچا ہوا کہ آج رات کسی نے فاحشہ عورت کو صدقہ دے دیا۔ اس شخص نے کہا کہ اے اللہ! تمام تعریف

[1] صحيح البخاری، كتاب الزكاة، باب اذا تصدق على غنى وهو لا يعلم، رقم: 1421، صحيح مسلم، رقم :1022، مسند احمد، رقم :8289، سنن نسائی، رقم :2522، صحيح ابن حبان، رقم:3356، سنن الكبرٰى بيهقى:191/4 .

تیرے لیے ہی ہے، میں زانیہ کو اپنا صدقہ دے آیا۔ آج رات پھر ضرور صدقہ نکالوں گا، چنانچہ اپنا صدقہ لیے ہوئے وہ پھر نکلا اور اس مرتبہ ایک مالدار کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ صبح ہوئی تو لوگوں کی زبان پر ذکر تھا کہ ایک مالدار کو کسی نے صدقہ دے دیا ہے۔ اس شخص نے کہا کہ اے اللہ! حمد تیرے ہی لیے ہے میں اپنا صدقہ (لاعلمی سے) چور، فاحشہ اور مالدار کو دے آیا ہوں۔ (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) بتایا گیا کہ جہاں تک چور کے ہاتھ میں صدقہ چلے جانے کا سوال ہے تو اس میں یہ امکان ہے کہ وہ چوری سے رک جائے۔ اسی طرح فاحشہ کو صدقے کا مال مل جانے سے یہ امکان ہے کہ وہ زنا سے رک جائے اور مالدار کے ہاتھ میں پڑ جانے کا یہ فائدہ ہے کہ اسے عبرت ہو اور پھر جو اللہ تعالیٰ نے اسے دیا ہے وہ اسے خرچ کرے۔''

جانوروں پر صدقہ کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝٢٦١﴾ (البقرۃ: 261)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''ان لوگوں کی مثال جو اپنے مال اللہ کے راستے میں خرچ کرتے ہیں، ایک دانے کی مثال کی طرح ہے جس نے سات خوشے اگائے، ہر خوشے میں سو دانے ہیں اور اللہ جس کے لیے چاہتا ہے بڑھا دیتا ہے اور اللہ وسعت والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔''

حدیث 13

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: بَيْنَا رَجُلٌ

يَـمْشِـى فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَنَزَلَ بِئْرًا فَشَرِبَ مِنْهَا، ثُمَّ خَرَجَ فَـإِذَا هُـوَ بِـكَلْبٍ يَلْهَثُ، يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ، فَقَالَ: لَقَدْ بَـلَـغَ هَـذَا مِثْلُ الَّذِى بَلَغَ بِى، فَمَلَأَ خُفَّهُ ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِفِيهِ، ثُمَّ رَقِـىَ فَسَـقَـى الْكَلْبَ، فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ، قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰـهِ! وَإِنَّ لَـنَـا فِـى الْبَهَـائِمِ أَجْرًا؟ قَـالَ: فِى كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ.)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک شخص جا رہا تھا کہ اسے سخت پیاس لگ گئی۔ اس نے ایک کنوئیں میں اُتر کر پانی پیا پھر باہر آیا تو دیکھا کہ ایک کتا ہانپ رہا ہے اور پیاس کی وجہ سے کیچڑ چاٹ رہا ہے۔ اس نے دل میں کہا کہ یہ بھی اس وقت ایسی ہی پیاس میں مبتلا ہے جیسے ابھی مجھے لگی ہوئی تھی۔ (چنانچہ وہ کنوئیں میں اُترا اور) اپنے چمڑے کے موزے کو بھر کر اپنے منہ سے پکڑے ہوئے اُوپر آیا اور کتے کو پلا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل کو قبول کیا اور اس کی مغفرت فرما دی۔ صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! کیا ہمارے لیے چوپایوں میں بھی اجر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر جاندار میں اجر ہے۔''

رمضان میں عمرہ کا ثواب

حدیث 14

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما، قَالَ: لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ حَجَّتِهِ

[1] صحیح البخاری، کتاب المساقاة، باب فضل سقی الماء، رقم: 2363، صحیح مسلم، رقم: 2244، سنن ابو داؤد، رقم: 2550.

قَالَ لِأُمِّ سِنَانِ الْأَنْصَارِيَّةِ: مَا مَنَعَكِ مِنَ الْحَجِّ؟ قَالَتْ: أَبُو فُلَانٍ - تَعْنِي زَوْجَهَا - كَانَ لَهُ نَاضِحَانِ حَجَّ عَلَى أَحَدِهِمَا، وَالْآخَرُ يَسْقِي أَرْضًا لَنَا، قَالَ: فَإِنَّ عُمْرَةً فِي رَمَضَانَ تَقْضِي حَجَّةً أَوْ حَجَّةً مَعِي.)) [1]

''اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع سے واپس ہوئے تو آپ نے اُم سنان انصاریہ رضی اللہ عنہا سے دریافت فرمایا کہ تو حج کرنے نہیں گئی؟ انہوں نے عرض کیا میرے خاوند کے پاس دو اونٹ پانی پلانے کے تھے۔ ایک پر تو وہ خود حج پر چلے گئے، اور دوسرا ہماری زمین سیراب کرتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رمضان میں عمرہ کرنا حج کے، یا فرمایا، میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔''

روزہ کی فضیلت

حدیث 15

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ يُضَاعَفُ الْحَسَنَةُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ، قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: إِلَّا الصَّوْمَ، فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ، يَدَعُ شَهْوَتَهُ وَطَعَامَهُ مِنْ أَجْلِي.)) [2]

---

[1] صحیح البخاری، کتاب جزاء الصید، باب حج النساء، رقم:1863، صحیح مسلم، رقم:1256، سنن النسائی، رقم:2109، سنن ابن ماجه، رقم:2993.

[2] صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب فضل الصیام، رقم:2707، مسند احمد، رقم: 3493، سنن ابن ماجه، رقم1638.

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابن آدم کے ہر نیک عمل کا بدلہ دس سے لے کر سات سو گنا تک بڑھا دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سوائے روزے کے، بلاشبہ روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ انسان اپنی شہوت اور کھانے پینے کو میری رضا کے لیے چھوڑتا ہے۔''

حدیث 16

((وَعَنْ أَبِی أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ صَامَ يَوْمًا فِی سَبِيلِ اللّٰهِ جَعَلَ اللّٰهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ خَنْدَقًا ، كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ .)) [1]

''اور حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ کے راستے میں ایک دن روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس کے درمیان اور جہنم کی آگ کے درمیان خندق بنا دیں گے جیسے آسمان وزمین کے درمیان ہے۔''

حج کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّ هُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ فِيْهِ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ ۚ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ؕ وَ مَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝﴾ (آل عمران: 96، 97)

---

[1] سنن ترمذی، کتاب فضائل الجهاد، باب ما جاء فی فضل الصوم فی سبیل اللّٰه، رقم:1624، سلسلة الصحيحة، رقم:563.

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک (اللہ کا) پہلا گھر جو لوگوں کے لیے مقرر کیا گیا وہی ہے جو مکہ میں ہے۔ وہ تمام دنیا کے لیے بڑی برکت اور ہدایت والا ہے۔ اس میں واضح نشانیاں ہیں (اور) مقام ابراہیم ہے، اور جو اس میں داخل ہو جائے، وہ امن والا ہو جاتا ہے، اللہ نے ان لوگوں پر بیت اللہ کا حج فرض کیا ہے جو اس کی طرف سفر کرنے کی طاقت رکھتے ہوں اور جس نے کفر کیا تو بے شک اللہ ساری دنیا سے بے پروا ہے۔''

حدیث 17

((وَعَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُولُ: مَنْ حَجَّ لِلَّهِ فَلَمْ یَرْفُثْ، وَلَمْ یَفْسُقْ، رَجَعَ کَیَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ.)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے حج کیا (اور اس میں) نہ عورتوں کے قریب گیا اور نہ ہی کوئی فسق و فجور کا کام کیا تو وہ اپنے گناہوں سے (پاک صاف ہو کر) اس دن کی طرح لوٹے گا جس دن اس کی ماں نے اس کو جنا۔''

مسجد حرام میں نماز کی فضیلت

حدیث 18

((وَعَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: صَلَاةٌ فِیْ مَسْجِدِیْ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِیْمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ.)) [2]

---

[1] صحیح البخاری، کتاب الحج، باب فضل الحج المبرور، رقم: 1521، صحیح مسلم، رقم: 1350، سنن ابن ماجه، رقم: 2889، سنن ترمذی، رقم: 811.

[2] صحیح الجامع الصغیر، رقم: 3838، ارواء الغلیل، رقم: 1129.

''اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجد حرام میں ایک نماز دوسری مساجد میں ایک لاکھ نماز سے افضل ہے۔''

مسجد نبوی میں نماز کی فضیلت

حدیث 19

((وَعَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: صَلاةٌ فِی مَسْجِدِی هٰذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلاةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ.)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری اس مسجد میں نماز ادا کرنے کا ثواب دوسری مساجد میں نماز ادا کرنے کے مقابلے میں ہزار گنا زیادہ ہے سوائے مسجد حرام کے۔''

طاعون اور پیٹ کی بیماری کے باعث موت کی فضیلت

حدیث 20

((وَعَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: الشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ: الْمَطْعُونُ، وَالْمَبْطُونُ، وَالْغَرِقُ، وَصَاحِبُ الْهَدْمِ، وَالشَّهِيدُ فِی سَبِيلِ اللّٰهِ.)) [2]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شہید پانچ قسم کے ہوتے ہیں۔ طاعون میں ہلاک ہونے والا، پیٹ کی بیماری

---

[1] صحيح البخاری: كتاب فضل صلاة فی مسجد مكة والمدينة، رقم: 1190، مسند احمد: 5/4.

[2] صحيح البخاری، كتاب الجهاد، باب الشهادة سبع سوى القتل، رقم: 2829، صحيح مسلم، رقم: 1914.

میں ہلاک ہونے والا، ڈوب کر مرنے والا، دب کر مر جانے والا اور اللہ کے راستے میں شہادت پانے والا۔''

مریض کی عیادت کی فضیلت

حدیث 21

((وَعَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعُودُ مُسْلِمًا غُدْوَةً، إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُمْسِيَ، وَإِنْ عَادَهُ عَشِيَّةً، إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُصْبِحَ، وَكَانَ لَهُ خَرِيفٌ فِي الْجَنَّةِ.))[1]

''اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی مسلمان عیادت کی غرض سے اپنے مسلمان بھائی کے پاس بیٹھتا ہے، اگر وہ صبح کو عیادت کرے تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں، اور اگر شام کو عیادت کرے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں۔ اور اس کے لیے جنت میں ایک باغ لگ جاتا ہے۔''

توبہ کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ ۝﴾ (الانفال: 33)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور اللہ کبھی ایسا نہیں کہ انھیں عذاب دے، جب کہ تو

[1] سنن الترمذی، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی عیادة المریض، رقم:969، سنن ابوداؤد، رقم:3098، سنن ابن ماجه، رقم:1442، سلسلة الصحیحة، رقم:1367.

ان میں ہو اور اللہ انھیں کبھی عذاب دینے والا نہیں جب کہ وہ بخشش مانگتے ہوں۔''

حدیث 22

((وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَوْ أَخْطَاتُمْ حَتّٰى تَبْلُغَ خَطَايَاكُمُ السَّمَاءَ، ثُمَّ تُبْتُمْ لَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ.)) [1]

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم اتنے گناہ کرو کہ تمہارے گناہ آسمان تک پہنچ جائیں پھر تم توبہ کرلو تو اللہ تعالیٰ تمہاری توبہ قبول کرلیں گے۔''

حدیث 23

((وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِنَّ عَبْدًا أَصَابَ ذَنْبًا، وَرُبَّمَا قَالَ: أَذْنَبَ ذَنْبًا، فَقَالَ: رَبِّ أَذْنَبْتُ، وَرُبَّمَا قَالَ: أَصَبْتُ، فَاغْفِرْ لِي، فَقَالَ رَبُّهُ: أَعَلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ؟ غَفَرْتُ لِعَبْدِي، ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ أَصَابَ ذَنْبًا، أَوْ أَذْنَبَ ذَنْبًا، فَقَالَ: رَبِّ أَذْنَبْتُ، أَوْ أَصَبْتُ آخَرَ، فَاغْفِرْهُ، فَقَالَ: أَعَلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ، وَيَأْخُذُ بِهِ؟ غَفَرْتُ لِعَبْدِي، ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ أَذْنَبَ ذَنْبًا، وَرُبَّمَا قَالَ: أَصَابَ ذَنْبًا، قَالَ: قَالَ: رَبِّ أَصَبْتُ، أَوْ قَالَ: أَذْنَبْتُ آخَرَ، فَاغْفِرْهُ لِي، فَقَالَ: أَعَلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ؟ غَفَرْتُ لِعَبْدِي

---

[1] سنن ابن ماجه، كتاب الزهد، باب ذكر التوبة، رقم:4248، سلسلة الصحيحة، رقم:903، 1951.

ثَـلَاثًا ، فَلْيَعْمَلْ مَا شَاءَ .)) [1]

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب سے بیان فرماتے ہیں کہ ''بندہ گناہ کر کے یوں کہے کہ اے اللہ! میرا گناہ معاف فرما دے تو اللہ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے گناہ کیا اور وہ جانتا ہے کہ اس کا رب ہے جو گناہ معاف کرتا ہے اور گناہ کی وجہ سے گرفت کرتا ہے۔ وہ بندہ (دوبارہ) پھر گناہ کر کے کہتا ہے، اے میرے رب! میرا گناہ معاف فرما دے، تو اللہ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے گناہ کیا اور وہ جانتا ہے کہ اس کا رب ہے جو گناہ معاف کرتا ہے اور گناہ کی وجہ سے گرفت کرتا ہے۔ پھر (سہ بارہ) وہ بندہ گناہ کر کے کہتا ہے، اے میرے رب! میرا گناہ معاف فرما دے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، میرے بندے نے گناہ کیا اور اسے علم ہے کہ اس کا رب ہے جو گناہ معاف کرتا ہے اور گناہ کی وجہ سے گرفت کرتا ہے۔ (اس کے بعد اللہ فرماتا ہے کہ اے بندے!) تو جو چاہے کر میں نے تجھے معاف کر دیا۔''

ستر پوشی کا ثواب

حدیث 24

((وَعَنْ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَخْبَرَهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .)) [2]

''اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس

[1] صحيح البخاری، كتاب التوحيد، باب قول الله تعالىٰ ﴿يريدون ان ......، رقم: 7507، صحيح مسلم، رقم: 2758.

[2] صحيح البخاری، كتاب المظالم والغصب، باب لا يظلم المسلم، رقم: 2442، صحيح مسلم، رقم: 2580.

نے کسی مسلمان پر پردہ ڈالا اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اس پر پردہ ڈالیں گے۔''

نماز جنازہ میں چالیس افراد کی شرکت سے میت کی بخشش

حدیث 25

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: إِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: مَا مِنْ رَجُلٍ مُّسْلِمٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ عَلٰی جَنَازَتِهٖ أَرْبَعُونَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُونَ بِاللّٰهِ شَيْئًا إِلَّا شَفَّعَهُمُ اللّٰهُ فِيهِ.)) [1]

''اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان فوت ہو اور ایسے چالیس موحد افراد جو شرک نہ کرتے ہوں اس کی نماز جنازہ میں شرکت کریں تو اللہ تعالیٰ ضرور اس میت کے حق میں ان سب کی سفارش قبول فرمالیں گے۔''

رات کو نوافل پڑھنے کا ثواب

حدیث 26

((وَعَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَنِ اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ، وَأَيْقَظَ امْرَأَتَهُ، فَصَلَّيَا رَكْعَتَيْنِ جَمِيعًا، كُتِبَا مِنَ الذَّاكِرِينَ اللّٰهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ.)) [2]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الجنائز، باب من صلى عليه مائة شفعوا فيه، رقم: 2199، سنن ابو داؤد، رقم: 3170، سنن ابن ماجه، رقم: 1489.

[2] سنن ابو داؤد، كتاب الصلاة، باب الحث على قيام الليل، رقم: 1451۔ محدث البانی نے اسے ''حسن صحیح'' کہا ہے۔

شخص رات کو بیدار ہو اور اپنی بیوی کو بھی اٹھائے، پھر دونوں اکٹھے دو رکعت نفل نماز ادا کریں تو ان دونوں کو کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والے مردوں اور ذکر کرنے والی عورتوں میں لکھ دیا جاتا ہے۔''

اللہ کا ذکر کرنے کی فضیلت

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ﴾ (البقرة: 152)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''سو تم مجھے یاد کرو، میں تمھیں یاد کروں گا اور میرا شکر کرو اور میری ناشکری مت کرو۔''

وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ تَطْمَىِٕنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىِٕنُّ الْقُلُوْبُ ؕ﴾ (الرعد: 28)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''وہ جو ایمان لائے اور ان کے دل اللہ کی یاد سے اطمینان پاتے ہیں۔ سن لو! اللہ کی یاد ہی سے دل اطمینان پاتے ہیں۔''

وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ﴾ (العنکبوت: 45)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور یقیناً اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے اور اللہ جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔''

حدیث 27

((وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ، وَأَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيكِكُمْ، وَأَرْفَعِهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ وَخَيْرٌ لَكُمْ مِنْ إِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ، وَخَيْرٌ لَكُمْ مِنْ أَنْ تَلْقَوْا

عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوا أَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوا أَعْنَاقَكُمْ ، قَالُوا: بَلَى! قَالَ: ذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالَى .)) [1]

''اور حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں ایسا عمل نہ بتاؤں جو بہترین ہو اور تمہارے بادشاہ (اللہ) کے نزدیک زیادہ اجر والا ہو اور تمہارے درجات بلند کرنے والا ہو اور تمہارے لیے سونا، چاندی خرچ کرنے سے بہتر ہو اور تمہارے لیے اس سے بھی بہتر ہو کہ تم اپنے دشمنوں سے لڑائی کرو، تم ان کی گردنوں کو تہہ تیغ کرو اور وہ تمہاری گردنوں کو اڑائیں؟ صحابہ نے عرض کیا ضرور بتائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالَى'' ''وہ اللہ کا ذکر ہے۔''

ذکر کی مجالس میں بیٹھنے کی فضیلت

حدیث 28

((وَعَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اِنَّ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مَلَآئِكَةً سَيَّارَةً، فُضُلًا يَتَتَبَّعُونَ مَجَالِسَ الذِّكْرِ، فَاِذَا وَجَدُوا مَجْلِسًا فِيهِ ذِكْرٌ، قَعَدُوا مَعَهُمْ، وَحَفَّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِاَجْنِحَتِهِمْ، حَتّٰى يَمْلَئُوا مَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ السَّمَآءِ الدُّنْيَا، فَاِذَا تَفَرَّقُوا، عَرَجُوا، وَصَعِدُوا اِلَى السَّمَآءِ، قَالَ: فَيَسْاَلُهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ مِنْ اَيْنَ جِئْتُمْ؟ فَيَقُولُونَ: جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادٍ لَكَ فِى الْاَرْضِ، يُسَبِّحُونَكَ، وَيُكَبِّرُونَكَ، وَيُهَلِّلُونَكَ، وَيَحْمَدُونَكَ، وَيَسْاَلُونَكَ، قَالَ: وَمَاذَا يَسْاَلُونِى؟ قَالُوا:

[1] سنن ترمذی، ابواب الدعوات، رقم: 3377۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

يَسْأَلُونَكَ جَنَّتَكَ ، قَالَ: وَهَلْ رَأَوْا جَنَّتِي؟ قَالُوا: لَا ، أَيْ رَبِّ! قَالَ: فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا جَنَّتِي؟ قَالُوا: وَيَسْتَجِيرُونَكَ ، قَالَ: وَمِمَّ يَسْتَجِيرُونَنِي؟ قَالُوا: مِنْ نَارِكَ ، يَا رَبِّ! قَالَ: وَهَلْ رَأَوْا نَارِي؟ قَالُوا: لَا ، قَالَ: فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا نَارِي؟ قَالُوا: وَيَسْتَغْفِرُونَكَ ، قَالَ: فَيَقُولُ: قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ ، فَأَعْطَيْتُهُمْ مَا سَأَلُوا ، وَأَجَرْتُهُمْ مِمَّا اسْتَجَارُوا ، قَالَ: فَيَقُولُونَ: رَبِّ فِيهِمْ فُلَانٌ ، عَبْدٌ خَطَّاءٌ ، إِنَّمَا مَرَّ فَجَلَسَ مَعَهُمْ ، قَالَ: فَيَقُولُ: وَلَهُ غَفَرْتُ ، هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقَى بِهِمْ جَلِيسُهُمْ .)) [1]

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی طرف سے کچھ زائد فرشتے مقرر ہیں جو (زمین میں) چلتے پھرتے رہتے ہیں، ذکر کی مجالس تلاش کرتے رہتے ہیں، جب اللہ کے ذکر کی کسی مجلس کو پاتے ہیں تو ان لوگوں کے پاس بیٹھ جاتے ہیں اور انہیں اپنے پروں کے ساتھ ڈھانپ لیتے ہیں حتی کہ ان سے لے کر آسمانِ دنیا تک کی فضا کو بھر دیتے ہیں۔ جب ذکر کرنے والے اٹھ جاتے ہیں تو فرشتے بھی آسمان کی جانب چڑھ جاتے ہیں۔ اللہ ان سے پوچھتا ہے، تم کہاں سے آئے ہو؟ وہ جواب دیتے ہیں کہ ہم زمین سے تیرے بندوں کے پاس سے آئے ہیں وہ تیری پاکیزگی بیان کرنے میں مصروف تھے۔ تیری عظمت و کبریائی کا اقرار کر رہے تھے، تیری توحید بیان کر رہے تھے، تیری بزرگی اور تیری تعریف بیان کر رہے تھے اور تجھ سے سوال کر رہے تھے۔ اللہ پوچھتا ہے کہ وہ مجھ سے کس چیز کا سوال کر رہے تھے؟ وہ جواب

[1] صحيح مسلم ، كتاب الذكر والدعاء ، باب فضل مجالس الذكر ، رقم :6839، صحيح البخاری ، تعليقاً ، رقم 6408، سنن ترمذی ، رقم :3600 .

دیتے ہیں وہ تجھ سے تیری جنت کا سوال کر رہے تھے۔ اللہ پوچھتا ہے، کیا انہوں نے میری جنت کو دیکھا ہے؟ وہ جواب دیتے ہیں، نہیں اے پروردگار! اللہ فرماتا ہے کہ اگر وہ میری جنت کو دکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا۔ پھر فرشتے کہتے ہیں کہ وہ تیری پناہ طلب کر رہے تھے۔ اللہ پوچھتا ہے وہ کس چیز سے میری پناہ طلب کر رہے تھے؟ وہ جواب دیتے ہیں کہ وہ دوزخ سے تیری پناہ طلب کر رہے تھے۔ اللہ پوچھتا ہے کہ کیا انہوں نے میری دوزخ دیکھی ہے؟ وہ جواب دیتے ہیں نہیں۔ اللہ فرماتے ہیں اگر وہ میری دوزخ دیکھ لیتے تو پھر ان کا کیا حال ہوتا۔ پھر فرشتے کہتے ہیں کہ وہ تجھ سے مغفرت طلب کر رہے تھے۔ تو اللہ فرماتا ہے میں نے انہیں بخش دیا، میں نے انہیں وہ چیز عطا کر دی جس کا انہوں نے سوال کیا اور میں نے انہیں اس چیز سے پناہ دے دی، جس سے انہوں نے پناہ مانگی، تب فرشتے کہتے ہیں ان میں تو فلاں گناہگار شخص بھی تھا جو وہاں سے بس گزر رہا تھا کہ ان کے پاس بیٹھ گیا۔ اللہ فرماتا ہے، میں نے اسے بھی معاف کر دیا۔ (اس مجلس والے) ایسے لوگ ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی بدقسمت نہیں ہے۔''

سوتے وقت سُبْحَانَ اللّٰهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ اور لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ پڑھنے کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ لَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ۝﴾

(العنکبوت: 45)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور یقیناً اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے اور اللہ جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔''

حدیث 29

((وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: شَكَتْ إِلَيَّ فَاطِمَةُ مَجْلَ يَدَيْهَا مِنَ الطَّحِينِ، فَقُلْتُ: لَوْ أَتَيْتِ أَبَاكِ فَسَأَلْتِهِ خَادِمًا، فَقَالَ: أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنَ الْخَادِمِ؟ إِذَا أَخَذْتُمَا مَضْجَعَكُمَا تَقُولَانِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَأَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ مِنْ تَحْمِيدٍ وَتَسْبِيحٍ وَتَكْبِيرٍ.)) [1]

''اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے آٹا پیسنے کے سبب ہاتھوں میں آبلے پڑ جانے کی شکایت کی، میں نے ان سے کہا: کاش آپ اپنے ابوجان کے پاس جاتیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے لیے ایک خادم مانگ لیتیں (وہ گئیں تو) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (جواب میں) ارشاد فرمایا: کیا میں تم دونوں کو ایسی چیز نہ بتادوں جو تم دونوں کے لیے خادم سے زیادہ بہتر اور آرام دہ ہو، جب تم دونوں اپنے بستروں پر سونے کے لیے جاؤ تو 33، 33 بار ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ'' اور ''سُبْحَانَ اللّٰهِ'' اور 34 بار ''اَللّٰهُ اَكْبَرُ'' کہہ لیا کرو۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس پر درود بھیجنے کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝٥٦﴾ (الاحزاب: 56)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں، اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اس پر صلوٰۃ بھیجو اور سلام بھیجو، خوب سلام بھیجنا۔''

---

[1] سنن الترمذی، کتاب الدعوات، رقم: 3408، صحیح بخاری، کتاب فرض الخمس، رقم: 3112، صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، رقم: 2727.

حدیث 30

((وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا ذَهَبَ ثُلُثَا اللَّيْلِ قَامَ، فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! اذْكُرُوا اللّٰهَ، اذْكُرُوا اللّٰهَ، جَآءَتْ الرَّاجِفَةُ، تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ، جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ، جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ، قَالَ أُبَيٌّ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنِّي أُكْثِرُ الصَّلَاةَ عَلَيْكَ، فَكَمْ أَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلَاتِي؟ فَقَالَ: مَا شِئْتَ، قَالَ: قُلْتُ: الرُّبُعَ، قَالَ: مَا شِئْتَ، فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ، قُلْتُ: النِّصْفَ، قَالَ: مَا شِئْتَ، فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ، قَالَ: قُلْتُ: فَالثُّلُثَيْنِ، قَالَ: مَا شِئْتَ، فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ، قُلْتُ: أَجْعَلُ لَكَ صَلَاتِي كُلَّهَا؟ قَالَ: إِذًا تُكْفَى هَمَّكَ، وَيُغْفَرُ لَكَ ذَنْبُكَ.)) [1]

''اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب دو تہائی رات ختم ہو جاتی تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو جاتے اور فرماتے، اے لوگو! اللہ کا ذکر کرو، اللہ کا ذکر کرو، بھونچال طاری کر دینے والی (قیامت) آ گئی، اس کے پیچھے ایک اور بھونچال طاری کر دینے والی (قیامت) آ رہی ہے، موت اپنی ساری بے ہوشیوں کے ساتھ آ رہی ہے، موت اپنی ساری بے ہوشیوں کے ساتھ آ رہی ہے۔ اُبی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! میں آپ پر کثرت کے ساتھ درود بھیجتا ہوں تو میں آپ کے لیے کتنا درود بھیجوں؟ آپ نے فرمایا: جس قدر تو چاہے، میں نے عرض کیا، چوتھا حصہ۔ آپ نے فرمایا: جس قدر تو چاہے۔ اگر زیادہ کرے تو تیرے لیے بہتر

[1] صحيح سنن ترمذى، الجزء الثانى، رقم: 1999.

ہے۔ میں نے عرض کیا: بقدر نصف، آپ نے فرمایا: جس قدر تو چاہے اگر نصف سے بھی زیادہ کرے تو تیرے لیے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا: دو تہائی کے برابر۔ آپ نے فرمایا: جس قدر تو چاہے اگر (دو تہائی سے بھی) زیادہ کرے تو تیرے لیے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا: میں ساری دعا کا وقت درود شریف کے لیے وقف کرتا ہوں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ تیرے سارے دُکھوں اور غموں کے لیے کافی رہے گا، تیرے گناہوں کی بخشش کا باعث ہوگا۔“

شہداء کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ﴾ (البقرة: 154)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور ان لوگوں کو جو اللہ کے راستے میں قتل کیے جائیں، مت کہو کہ مردے ہیں، بلکہ زندہ ہیں اور لیکن تم نہیں سمجھتے۔“

حدیث 31

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَمَّا أُصِيْبَ إِخْوَانُكُمْ بِأُحُدٍ جَعَلَ اللّٰهُ أَرْوَاحَهُمْ فِيْ جَوْفِ طَيْرٍ خُضْرٍ تَرِدُ أَنْهَارَ الْجَنَّةِ، تَأْكُلُ مِنْ ثِمَارِهَا، وَتَأْوِيْ إِلٰى قَنَادِيْلَ مِنْ ذَهَبٍ مُعَلَّقَةٍ فِيْ ظِلِّ الْعَرْشِ، فَلَمَّا وَجَدُوْا طِيْبَ مَأْكَلِهِمْ وَمَشْرَبِهِمْ وَمَقِيْلِهِمْ قَالُوْا: مَنْ يُبَلِّغُ إِخْوَانَنَا عَنَّا أَنَّا أَحْيَاءٌ فِي الْجَنَّةِ نُرْزَقُ، لِئَلَّا يَزْهَدُوْا فِي الْجِهَادِ وَلَا يَنْكُلُوْا عِنْدَ الْحَرْبِ؟ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: أَنَا أُبَلِّغُهُمْ عَنْكُمْ، قَالَ: فَأَنْزَلَ اللّٰهُ ﴿ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ

قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا﴾ إلی آخر الآیة .))[1]

''اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: اُحد کے روز جو تمہارے بھائی شہید ہو چکے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کی روحوں کو سبز پرندوں کے پیٹ میں رکھ دیا۔ یہ پرندے جنت کی نہروں سے سیراب ہوتے ہیں، جنت کے پھل کھاتے ہیں اور عرش الٰہی کے سائے میں لٹکی ہوئی سنہری قندیلوں میں آرام کرتے ہیں۔ انہوں نے جب اپنا اچھا کھانا پینا اور اچھی آرام گاہیں دیکھیں تو یہ آرزو کی کہ کون ہے جو ہماری طرف سے ہمارے بھائیوں کو یہ خبر کر دے کہ ہم زندہ ہیں اور جنت میں ہیں؟ تاکہ ہمارے بھائی جنت سے نا اُمید نہ ہو جائیں اور لڑائی میں بزدلی نہ دکھائیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی خواہش کو دیکھ کر فرمایا کہ میں تمہاری طرف سے یہ پیغام اُن کو پہنچا دیتا ہوں چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی۔ ''جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کیے گئے ہیں اُنہیں مردہ مت کہو وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس رزق پا رہے ہیں۔''

حصولِ علم کے لیے نکلنے کی فضیلت

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿شَھِدَ اللّٰہُ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ﴾ (آل عمران : 18)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ نے گواہی دی کہ بے شک حقیقت یہ ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتوں نے اور علم والوں نے بھی، اس حال میں کہ

[1] الترغیب والترھیب، کتاب الجهاد، باب الترغیب فی الشهادة وما جاء فی فضل الشهداء، رقم:1379، سنن ابو داؤد، کتاب الجهاد، باب فی فضل الشهادة، رقم:2520، مستدرك حاكم:88/3۔ حاکم نے اسے ''صحیح'' اور محدث البانی نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

وہ انصاف پر قائم ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، سب پر غالب، کمال حکمت والا ہے۔''

حدیث 32

((وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا، سَهَّلَ اللّٰهُ لَهُ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا رِضًا لِطَالِبِ الْعِلْمِ، وَإِنَّ طَالِبَ الْعِلْمِ يَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ حَتَّى الْحِيتَانِ فِي الْمَاءِ.))[1]

''اور حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو علم حاصل کرنے کے لیے کسی راستے پر چلا اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان بنا دیتے ہیں، اور بلاشبہ فرشتے طالب علم سے خوش ہو کر اپنے پَر بچھا دیتے ہیں اور طالب علم کے لیے زمین وآسمان کی ہر چیز دعائے مغفرت کرتی ہے حتی کہ پانی میں مچھلیاں بھی۔''

عالم دین کی عابد پر فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝۱۱﴾ (المجادلة : 11)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ ان لوگوں کو درجوں میں بلند کرے گا جو تم میں سے ایمان لائے اور جنھیں علم دیا گیا اور اللہ اس سے جو تم کرتے ہو، پوری طرح

---

[1] سنن ابن ماجه، كتاب السنة، باب فضل العلماء والحث على طالب العلم، رقم: 223، سنن ترمذی، رقم: 2682، صحیح الترغيب، رقم: 70.

باخبر ہے۔''

حدیث 33

((وَعَنْ أَبِی أُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ ، قَالَ: ذُكِرَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ رَجُلَانِ: أَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَالْآخَرُ عَالِمٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِی عَلَى أَدْنَاكُمْ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ، وَأَهْلَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرَضِينَ، حَتَّى النَّمْلَةَ فِی جُحْرِهَا، وَحَتَّى الْحُوتَ لَيُصَلُّونَ عَلَى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرَ.)) [1]

''اور حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عالم کو عبادت گزار پر ایسی فضیلت حاصل ہے جیسے مجھے تم میں سے کسی عام آدمی پر فضیلت حاصل ہے۔...... بلاشبہ اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتے اور زمین وآسمان کی تمام مخلوقات حتی کہ چیونٹی اپنے بل میں اور مچھلیاں (پانی میں) لوگوں کو خیر وبھلائی کی تعلیم دینے والے کے لیے رحمت کی دعائیں کرتی ہیں۔''

حسد سے اجتناب کی فضیلت

حدیث 34

((وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَقُوْلُ لَكَ ثَلَاثَ مِرَارٍ: يَطْلُعُ عَلَيْكُمُ الْآنَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَطَلَعْتَ أَنْتَ الثَّلَاثَ مِرَارٍ، فَأَرَدْتُ أَنْ آوِی إِلَيْكَ، لِأَنْظُرَ مَا عَمَلُكَ، فَأَقْتَدِی بِهِ، فَلَمْ أَرَكَ تَعْمَلُ كَثِيْرَ عَمِلٍ، فَمَا الَّذِیْ بَلَّغَ بِكَ مَا

[1] صحيح الترغيب، رقم :81، سنن ترمذی، ابواب العلم، رقم :2685.

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ؟ فَقَالَ: مَا هُوَ إِلَّا مَا رَأَيْتَ قَالَ: فَلَمَّا وَلَّيْتُ دَعَانِيْ، فَقَالَ: مَا هُوَ إِلَّا مَا رَأَيْتَ، غَيْرَ أَنِّي لَا أَجِدُ فِيْ نَفْسِيْ لِأَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ غِشًّا، وَلَا أَحْسُدُ أَحَدًا عَلَى خَيْرٍ أَعْطَاهُ اللّٰهُ إِيَّاهُ.)) ❶

''اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری صحابی کے متعلق تین مرتبہ فرمایا کہ وہ جنتی ہے۔ جب حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے تحقیق کی تو پتہ چلا کہ اس انصاری صحابی کا عمل یہ ہے کہ وہ کسی مسلمان کے لیے دل میں نفرت نہیں رکھتے اور کسی بھی آدمی سے اس نعمت پر حسد نہیں کرتے جو اللہ نے اسے عطا کی ہے۔''

غیبت سے اجتناب کی فضیلت

حدیث 35

((وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ رَدَّ عَنْ عَرْضِ أَخِيْهِ رَدَّ اللّٰهُ عَنْ وَجْهِهِ النَّارَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.)) ❷

''اور حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے (مسلمان) بھائی کی غیر موجودگی میں اس کی عزت کا دفاع کیا اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اس کے چہرے سے آگ ہٹالیں گے۔''

❶ مسند احمد (الموسوعة الحديثية)، رقم: 12697، مصنف عبدالرزاق: 20559، شعب الإيمان بيهقى، رقم: 6605، مسند بزار، رقم: 1981۔ شیخ شعیب ارناؤوط نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

❷ سنن الترمذى: كتاب البر والصلة، باب ما جاء فى الذب عن عرض المسلم: 1931، مسند احمد: 449/6۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

خیر کے کام میں کسی کی رہنمائی کرنے کی فضیلت

حدیث 36

((وَعَنْ أَبِی مَسْعُوْدِ الْأَنْصَارِیّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ دَلَّ عَلٰی خَیْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ.))[1]

''اور حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی کو خیر وبھلائی کا راستہ دکھایا تو اسے بھی بھلائی کا کام کرنے والے کے برابر ثواب ملے گا۔''

کسی مسلمان کو خوشی دینے کی فضیلت

حدیث 37

((وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، یَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ أَنْ تُدْخِلَ عَلٰی أَخِیْكَ الْمُؤْمِنِ سُرُوْرًا، أَوْ تَقْضِیَ عَنْهُ دَیْنًا، أَوْ تُطْعِمَهُ خَیْرًا.))[2]

''اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کو خوشی دینا افضل ترین عمل ہے۔ (تو اس سلسلے میں) تم اُس کا قرض ادا کردو یا بھوکے کا پیٹ بھردو۔''

---

[1] صحیح مسلم: کتاب الامارة، باب فضل اعانة الغازی، رقم:1893، سنن ابوداؤد، رقم:5129.

[2] صحیح الترغیب والترهیب رقم: 954، السلسلة الصحیحة، رقم:1494، معجم اوسط للطبرانی:5081، 202/5.

مسلمان بھائیوں کے کام آنے کی فضیلت

حدیث 38

((وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ الدُّنْيَا، نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ يَّسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ، يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ اَخِيهِ.))[1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کسی مسلمان سے دنیوی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف دور کی اللہ تعالیٰ اس سے روزِ قیامت کی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف دور کر دیں گے اور جو کسی تنگ دست پر آسانی کرے اللہ تعالیٰ اس پر دنیا وآخرت میں آسانی فرمائیں گے اور جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے تو اللہ تعالیٰ دنیا وآخرت میں اس کی پردہ پوشی کریں گے اور اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندے کی مدد کرتے رہتے ہیں جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے۔''

بیوہ اور مسکین کے کام آنے کی فضیلت

حدیث 39

((وَعَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: السَّاعِی عَلَى

[1] صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فضل الاجتماع علی تلاوة القرآن، رقم 6853، سنن ابو داؤد، رقم: 4946، سنن ترمذی، رقم: 1425، 1930، 2945، سنن ابن ماجه، رقم: 225.

الْأَرْمَلَةِ، وَالْمِسْكِينُ، كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، أَوِ الْقَائِمِ اللَّيْلَ الصَّائِمِ النَّهَارَ .))[1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص بیواؤں اور مساکین کا خدمت گار ہے وہ مجاہد فی سبیل اللہ یا رات کو قیام کرنے اور دن کو روزہ رکھنے والے کی طرح ہے۔''

پڑوسیوں سے حسن سلوک کی فضیلت

حدیث 40

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ فُلَانَةً تُذْكَرُ مِنْ كَثْرَةِ صَلَاتِهَا، وَصِيَامِهَا، وَصَدَقَتِهَا، غَيْرَ أَنَّهَا تُؤْذِي جِيْرَانَهَا بِلِسَانِهَا، قَالَ: هِيَ فِي النَّارِ، قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَإِنَّ فُلَانَةً تُذْكَرُ مِنْ قِلَّةِ صِيَامِهَا، وَصَدَقَتِهَا، وَصَلَاتِهَا، وَإِنَّهَا تَصَّدَّقُ بِالْأَثْوَارِ مِنَ الْأَقِطِ، وَلَا تُؤْذِي بِلِسَانِهَا جِيْرَانَهَا . قَالَ: هِيَ فِي الْجَنَّةِ .))[2]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! فلاں عورت کثرت سے نماز، روزہ اور صدقہ وخیرات کا اہتمام کرتی ہے لیکن زبان سے اپنے پڑوسی کو ایذا پہنچاتی ہے، آپ نے فرمایا: وہ جہنمی ہے۔ اس

---

[1] صحيح البخاری، كتاب النفقات، باب فضل النفقة على الأهل، رقم: 5353.

[2] صحيح الترغيب، رقم: 2560، مسند احمد (الموسوعة الحديثية)، رقم: 9675، صحيح ابن حبان، رقم: 5764، الادب المفرد، رقم: 119، مستدرك حاكم: 166/4، مسند بزار، رقم: 1902۔ شیخ شعیب ارناؤوط نے اس کی سند کو ''حسن'' کہا ہے۔

نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! فلاں عورت نماز، روزہ اور صدقہ وخیرات تو کم کرتی ہے، بس پنیر کے چند ٹکڑے صدقہ کر دیتی ہے، مگر اپنے پڑوسی کو ایذاء نہیں پہنچاتی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: وہ جنتی ہے۔“

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ

فہرست آیاتِ قرآنیہ

فہرست احادیثِ نبویہ

مراجع ومصادر

1: قرآن حکیم.

2: الجامع الصحيح المسند، للإمام محمد بن إسماعيل البخارى، ومعه فتح الباري، المكتبة السلفية، دارالفكر، بيروت.

3: الجامع الصحيح للإمام محمد بن عيسى الترمذى، تحقيق: الشيخ أحمد شاكر، مطبعة مصطفى البابى الجلبى، القاهرة، 1398هـ.

4: السنن لأبى داود سليمان بن الأشعث السجستانى (ت 275هـ)، دار إحياء السنة النبوية، القاهرة.

5: السنن لعبد اللّٰه محمد بن يزيد القزوينى، ابن ماجه (ت 273هـ)، تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقى، مطبعة الحلبى، القاهرة.

6: المسند للإمام أحمد بن حنبل، المكتب الإسلامى، بيروت، 1398هـ.

7: السنن لأبي عبد الرحمٰن أحمد بن شعيب النسائى (ت 303هـ)، مكتبة المعارف للنشر والتوزيع، الرياض.

8: سلسلة الأحاديث الصحيحة للألبانى، طبعة مكتبة المعارف، الرياض.

9: صحيح الجامع الصغير للألبانى، طبعة المكتب الإسلامى.

10: صحيح مسلم للإمام مسلم بن الحجاج، تحقيق: محمد فؤاد عبدالباقى، دار إحياء التراث، بيروت.

11: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، للحافظ نور الدين الهيثمى، منشورات دار الكتاب العربى، بيروت، 1402هـ.

12: مشكوٰة المصابيح للتبريزى، تحقيق نزار تميم وهيثم نزار تميم، طبعة شركة دار الأرقم بن أبى الأرقم، بيروت.